عبدالرشید عراقی

قسط نمبر ا

امام نووی اور ان کی تصنیفات

آئمہ حدیث میں امام نوویؒ ایک ممتاز مقام کے حامل ہیں۔ ان کا شمار اکابر محدثین اور ممتاز شراح حدیث میں ہوتا ہے۔ علمائے طبقات وتراجم نے ان کو حدیث میں ماہرِ فن امام تسلیم کیا ہے۔

حفظ وضبط اور عدالت وثقاہت میں ان کو متقن، ثقہ اور ثابت مانا جاتا ہے۔ حدیث کی طرح فقہ وافتاء میں بھی ممتاز تھے۔ اور اس میں ان کی معلومات وسیع اور نظر گہری تھی۔ اور علمائے وقت نے ان کی علمی، دینی اور فقہی بصیرت کا اعتراف کیا ہے۔

کہ آپ جامع کمالات اور متعدد علوم میں دسترس رکھتے تھے اور تمام علوم میں ماہر تھے

امام نووی بڑے متدین، عابد، زاہد تھے۔ برابر عبادتِ الٰہی اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ مجاہدہ، تزکیہ نفس، مراقبہ، تصفیہ باطن، تقویٰ وطہارت کو اپنے اوپر لازم کر دیا تھا۔ علمائے کرام نے اس کا بھی اعتراف کیا ہے۔

کہ آپ عابد وزاہد، متورع، باعمل، شب بیدار حامی دین اور ناصر سنت تھے

سیرت وکردار کے لحاظ سے بڑے ممتاز تھے۔ پاکیزہ سیرت واخلاق سے متصف اور محاسن وکمالات میں عدیم النظیر تھے۔

آپ کا نام یحییٰ بن شرف ہے۔ ابوزکریا کنیت اور محی الدین لقب ہے۔ ۶۳۱ھ میں قریہ "نوا" من مضافاتِ شام میں پیدا ہوئے۔ اسی گاؤں کی نسبت سے "نووی" کہلائے۔

ہوش سنبھالا تو وقت کے اساتذہ فن سے اکتسابِ فیض کیا۔ آپ کے چند اساتذہ یہ ہیں۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن عیسیٰ مرادی، زین الدین بن عبدالدائم، شمس الدین عبدالرحمٰن بن نوح، تقی الدین بن ابی الیسر، علاؤ الدین بن عبدالکریم الخرستانی وغیرہ۔

مسلک کے اعتبار سے وہ شافعی المذہب تھے۔ اور ان کا شمار اس مذہب کے اساطین

اور اکابر میں ہوتا ہے ان کے مزاج میں حق پسندی اور انصاف تھا۔ اس لئے ان کو اپنے مذہب کے علماء سے اختلاف کرنے اور دوسرے مذاہب کے ائمہ کے اقوال نقل کرنے میں کوئی امر مانع نہ ہوتا تھا۔ عقیدہ و مسلک میں وہ سلف صالحین کے مذہب پر سختی سے عمل پیرا تھے۔ حدیث و سنت کی اتباع اور سلف کے مسلک کی ہمنوائی اور اس کی دعوت و تلقین ان کا اصلی طغرائے امتیاز تھا۔

امام صاحب نے زیادہ عمر نہیں پائی۔ صرف ۴۵ سال کی عمر میں ۶۷۶ھ میں انھوں نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ

تصنیفات

امام نووی نے اگرچہ کم عمر پائی تھی۔ مگر اللہ نے ان کے علمی کاموں میں برکت دی۔ علاوہ ازیں وہ زندگی بھر علم و فن کی خدمت میں لگے رہے۔ اس لئے ان کے قلم سے متعدد مفید اور عمدہ و بلند پایہ علمی کتابیں نکلیں۔

علمائے کرام نے ان کی تصانیف کے بارے میں بہترین ریمارکس دیئے ہیں۔ جہاں تک امام صاحب کی کتابوں کی فہرست مل سکی ہے۔ ان کے نام اور بعض کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے

(۱) التحقیق والترخیص فی الاکرام بالقیام لذوی الفضل والمزیۃ من اہل الاسلام ثانیاً اسی کتاب کا نام الترخیص فی الاکرام بالقیام لذوی الفضل والمزیۃ من الاسلام اور فضل القیام لاہل العلم والحدیث والزھاد العباد والصلحاء والفقراء من اہل الاسلام بھی بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب مصر میں طبع ہو گئی ہے۔

۲۔ بستان العارفین

۳۔ تحفۃ الوالد و بغیۃ الراشد

۴۔ خلاصۃ احکام فی مھات السنن وقواعد الاسلام

۵۔ روح المسائل فی الفروع (۲ جلد وں میں) اس میں مسائل کی اصلوں اور دلائل کا ذکر ہے۔

۶۔ غیب النفع فی القرآت السبع

۷۔ مناقب الشافی

۸۔ عمل الیوم واللیلۃ اس میں ادعیہ ماثورہ کا بیان ہے۔

۹۔ مرآۃ الزمان فی تاریخ الاعیان مختصر ہونے کے باوجود اس حیثیت سے اہم ہے کہ اس میں ابتدائے آفرینش سے واقعات درج کئے گئے ہیں۔

۱۰- عیون المسائل المھمہ المعروف فتاوی النووی : اس میں امام نووی سے جو فقہی سوالات کئے گئے تھے ان کا جواب مذکور ہے۔ شیخ علی بن ابراہیم دمشقی (م ۷۲۳ھ) نے اس کو فقہی ابواب پر مرتب کیا ہے۔ امام نووی کی ترتیب میں فقہی ترتیب کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔ یہ کتاب غیر مطبوعہ ہے اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں موجود ہے

۱۱- المنثورات وعیون المسائل والمھمات : یہ عیون المسائل المھمہ کے بجائے ایک مستقل کتاب ہے۔

۱۲- طبقات الشافعیہ - یہ حافظ ابن صلاح کی کتاب طبقاتِ شافعیہ کا خلاصہ ہے اور اس میں امام نوویؒ نے کسی قدر اضافے بھی کئے ہیں۔

۱۳- الاصول والضوابط فی المذھب ان اہم فقہی اصول وقواعد اور مفید مطالب و مقاصد پر مشتمل ہے جو اس فن کے طلبار کے لئے ضروری ہیں۔

۱۴- الایضاح فی المناسک الحاج یہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے اور ابن صلاح کی مبسوط کتاب المناسک کا خلاصہ ہے۔ تاہم اس میں مناسک کے جملہ ضروری مسائل ومقاصد کا ذکر آگیا ہے۔ البتہ بعض دلائل حذف کر دیئے گئے ہیں۔

۱۵- الارشاد فی علوم الحدیث - یہ اصولِ حدیث میں ہے۔ اور حافظ ابن صلاح کی مشہور کتاب مختصر علوم الحدیث کا خلاصہ ہے [1]

۱۶- التقریب والتیسیر فی مصطلح الحدیث یہ کتاب الارشاد کا مختصر ہے اور اس کا نام تقریب الارشاد بھی ہے۔ [2]

---

[1] اس کی درج ذیل شروح لکھی گئی ہیں

(۱) شرح علامہ ابن ابی شریف المقدسی (۲) شرح برہان جوہری (۳) شرح القاسم انصاری

[2] اس کتاب کی بھی کئی شروح لکھی گئی ہیں۔

(۱) شرح حافظ زین الدین بن عبدالرحیم بن حسین عراقی (م ۸۰۶ھ)

(۲) شرح برہان الدین ابراہیم بن محمد حلبی (م ۸۵۱ھ)

(۳) شرح شمس الدین محمد بن عبدالرحمان سخاویؒ (م ۹۰۲ھ)

(۴) شرح شیخ عبدالرحمان بن ابی بکر سیوطی (م ۹۱۱ھ) بنام تدریب الراوی۔ یہ شرح بہت مشہور اور متداول اور گوناگوں فوائد پر مشتمل ہے۔ امام سیوطیؒ نے اس کے علاوہ التھذیب فی الزوائد علی التقریب بھی لکھی۔

۱۷۔ الارشادات الی بیان الاسماء المبہمات فی متون الاسانید یہ کتاب امام ابوبکر خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) کی کتاب کا خلاصہ ہے۔ امام نوویؒ نے حدیثوں کے اسناد حذف کرکے اس میں بعض اضافے بھی کئے ہیں اور اس کو صحابہ کے ناموں کے اعتبار سے حروفِ معجم پر مرتب کیا ہے۔ خطیب کی کتاب کے مقابلہ میں اس سے استفادہ سہل ہے اس میں متن حدیث کے مبہم ناموں کا ذکر ہے۔

۱۸۔ شرح البخاری اس کتاب کے تعارف سے پہلے ضروری ہے کہ امام نوویؒ کی شرح حدیث کے سلسلے میں حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (م ۱۲۳۹ھ) نے جو ریمارکس دیئے ہیں وہ آپ ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا شاہ عبدالعزیز لکھتے ہیں!

> امام نووی، محی السنۃ بغوی اور ابوسلیمان خطابی شرح حدیث کے سلسلہ میں تمام شوافع میں زیادہ قابل اعتماد ہیں۔ ان لوگوں کے قول محکم اور بحثیں پُرمغز ہوتی ہیں۔
>
> (عجالہ نافعہ مع فوائد جامعہ ص ۱۷)

شرح البخاری نامکمل ہے اور صرف کتاب الایمان تک لکھی گئی۔ اور اس شرح کے بارے میں امام نووی فرماتے ہیں۔

> "میں نے شرح بخاری میں گوناگوں معلومات جمع کئے ہیں یہ مختصر ہونے کے باوجود مفید اور متنوع علوم و فوائد پر مشتمل ہے۔" (مقدمہ شرح مسلم للنووی)

۱۹ مناسک الحج

۲۰ التکریم والتبشیر بمعرفۃ سنن البشیر والنذیر

۲۱ المجموع فی شرح المہذب الشیرازی۔ یہ کتاب امام ابو اسحاق الشیرازی کی عظیم الشان کتاب المہذب فی الفروع کی شرح ہے۔ امام نوویؒ کے علاوہ دیگر علمائے کرام نے بھی اس کی شروح لکھی ہیں! امام نوویؒ کی شرح گو نامکمل ہے تاہم احکام و مسائل میں بڑی جامع اور پُر از معلومات ہے اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں جابجا اس کا حوالہ دیا ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ (م ۷۷۴) اس کتاب کے متعلق (البدایہ والنہایہ ج ۱۳ ص ۲۷۹) پر لکھتے ہیں۔

> "کہ امام نووی نے اس میں غیر معمولی جدت و اختراع اور نقد و تحقیق سے کام لیا ہے۔ غریب الفاظ کی تحقیق فقہی اور حدیثی معلومات اور گوناگوں دوسرے اہم مواد و مسائل ایسے جمع کر دیئے ہیں جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتے۔ مجھے اس سے بہتر فقہی کتاب کا علم نہیں۔"

۲۲۔ التحریر فی شرح التنبیہ :- یہ شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد شیرازی (م ۴۷۶ھ) کی کتاب التنبیہ کی شرح ہے۔ یہ کتاب فروع و جزئیات پر مشتمل ہے اور فقہ شافعی کی متداول کتابوں میں سے ہے۔

امام نوویؒ نے اس کی دو شرحیں لکھی ہیں۔ پہلی شرح میں امام صاحب نے متروک مسائل کی توضیح اور مصنف کے غلط بیانات کی تصحیح کی ہے۔ اور دوسری میں الفاظ و لغات کے ضبط و حل کی طرف خاص توجہ کی ہے۔ اور اس کا نام تحفۃ المطالب النبیہ فی شرح التنبیہ ہے اور یہ شرح ۱۳۲۹ھ میں مصر سے شائع ہو چکی ہے۔

۲۳۔ کتاب التبیان اس کا دوسرا نام التبیان فی آداب حملۃ القرآن بھی ہے۔ یہ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں تلاوتِ قرآن کے فضائل، قرأت و تجوید کے آداب، قرآن اور اہل قرآن کی جلالت و عظمت، معلم و متعلم قرآن کے آداب اور قرآنی الفاظ کے ضبط و تحقیق وغیرہ کے گوناگوں مسائل و مباحث بیان کئے گئے ہیں۔ امام صاحبؒ نے مختصر البیان یا مختار البیان کے نام سے اس کا خلاصہ بھی لکھا اور شیخ محمد بن محمد الوسعید نے حدیقۃ البیان کے نام سے اس کا فارسی ترجمہ کیا۔ یہ کتاب ۱۳۰۷ھ میں منار الهدی فی بیان الوقف والابتداء کے حاشیے پر مصر میں شائع ہوئی۔

۲۴۔ مقاصد نووی: توحید، عبادت اور تصوف پر ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ جو اپنے موضوع پر بہت اہم اور پُراز معلومات ہے۔ ۱۳۲۴ھ میں بیروت اور اس کے بعد مصر سے شائع ہوا۔

۲۵۔ اربعین: اس حدیث کے بموجب جس میں چالیس احادیث کے جمع کرنے کی فضیلت وارد ہے۔ یہ مجموعہ مرتب کیا گیا ہے اربعینات بھی کتب حدیث کی ایک مشہور قسم ہے۔

مختلف علمائے کرام نے مختلف اغراض و مقاصد کے تحت اربعینات مرتب کئے ہیں بعض نے توحید و صفاتِ الٰہی بعض نے اصول و مہماتِ دین کی روایات، بعض نے جہاد اور بعض نے زہد و مواعظ اور بعض نے آداب و اخلاق اور فضائل اعمالِ دین وغیرہ کے متعلق چالیس حدیثیں جمع کیں۔

امام نوویؒ نے اپنی اربعین میں ان سب امور کا لحاظ رکھا ہے۔ اس لئے ان کا مجموعہ

اربعین ان گوناگوں اغراض و امور کا جامع ہے۔

امام نووی خود فرماتے ہیں :۔

"وهی اربعون ذالک حدیثا مشتملة علی جمیع ذالک وکل حدیث منها قاعدة عظیمة من قواعد الدین یہ چالیس حدیثیں ان سب امور کو شامل ہیں اور ان میں ہر ہر حدیث دین کے کسی عظیم الشان قاعدہ پر مبنی ہے۔"

اربعین نووی کی حدیثیں زیادہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ماخوذ ہیں۔ اختصار کے خیال سے سندیں حذف کر دی گئی ہیں۔ اربعین نووی ۱۳۹۴ھ مطبع بولاق مصر سے شائع ہو چکی ہے اربعین نووی کی اہمیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ اس کی بے شمار شرحیں لکھی گئی ہیں اور فارسی اور اردو میں تراجم بھی کئے گئے ہیں[1]۔

---

[1] اربعین نووی کی شروح کا جہاں تک مجھے علم ہو چکا ہے اس کی مختصر تفصیل پیش خدمت ہے۔

(۱) شرح امام زین الدین عبدالرحمن بن احمد المعروف ابن رجب بغدادی الحنبلی (م ۷۹۵ھ)۔ اس کا نام جامع العلوم والحکم ہے۔

(۲) شرح نجم الدین سلیمان بن عبدالقوی حنبلی (م ۷۱۰ھ)۔

(۳) شرح جلال الدین یوسف بن حسن بن محمود اشبیلی (م ۶۹۹ھ)۔

(۴) شرح تاج الدین عمر بن علی فاکہی (م ۷۳۱ھ)۔

(۵) ابو حفص عمر البلیسی کی شرح۔ اس کا نام فیض المعین ہے۔

(۶) شرح برہان الدین ابراہیم بن احمد (م ۸۵۱ھ)۔

(۷) شرح شہاب احمد بن ابی بکر شیرازی۔ اس کا نام ہادی المسترشدین ہے۔

(۸) شرح امام نوویؒ (یعنی اپنی کتاب کی شرح خود لکھی۔ اس شرح کا قلمی نسخہ کتب خانہ رام پور میں موجود ہے (تذکرۃ المحدثین جلد ۲ ص ۴۲۹)

(۹) شرح شیخ زین الدین سریجا بن محمد عطی (م ۷۸۸ھ) یہ شرح سب سے طویل شرح ہے اور چار جزوں میں ہے۔

(۱۰) شرح شیخ ولی الدین اس کا نام "الجواہر البہیہ" ہے۔

(۱۱) شرح حافظ مسعود بن امیر سیف الدین عبداللہ علوی۔ اس کا نام الکافی ہے

(۱۲) شرح معین بن صفی۔ یہ بہت مختصر شرح ہے۔

(۱۳) شرح شہاب الدین احمد بن حجر ہیثمی (م ۹۷۳ھ) ۔ اس کا نام "فتح المبین" ہے ۔ اور ۱۳۰۷ھ میں مصر سے شائع ہو چکی ہے ۔

(۱۴) شرح مصلح الدین محمد سعدی عبادی (م ۹۷۹ھ)

(۱۵) نورالدین محمد بن ایدیجی آپ نے فارسی میں دو شرحیں لکھیں ۔ ایک کا نام سراج الطالبین ہے اور دوسری کا نام منہاج العابدین ہے ۔

(۱۶) ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) آپ نے عربی میں دو شرح لکھی ہیں ۔ اس میں ایک مختصر ہے اور دوسری مطول ۔ مطول شرح نہایت مبسوط ، جامع اور گوناگوں فوائد پر مشتمل ہے اور علمائے کرام نے اس کو سب سے بہتر اور عمدہ شرح بتایا ہے ۔

(۱۷) شرح شیخ سراج الدین عمر بن علی بن ملقن شافعی (م ۸۰۴ھ)

(۱۸) شرح شیخ شہاب الدین احمد بن علی بن ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ)

(۱۹) شرح ابراہیم بن مرعی بن عطیہ الشبرخیتی مالکی ۔ اس کا نام الفتوحات الوہبیہ ہے اور ۱۳۰۷ھ میں مصر سے شائع ہوئی ۔

(۲۰) علامہ عبدالہادی بن عبداللہ بن احمد ۔ اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ رام پور میں موجود ہے ۔ سن تصنیف ۱۱۹۹ھ ہے ۔

(۲۱) شرح شیخ ہاشم شرقادی ! یہ شرح ۱۳۹۴ھ میں مصر میں شائع ہو چکی ہے ۔

(۲۲) شرح مولانا فریدالدین خان کاکوروی ۔ یہ شرح فارسی میں ہے اور اس کا نام "الفلاح المبین" ہے ۔

(۲۳) ترجمہ اربعین نووی پنجابی منظوم ، مولانا محی الدین عبدالرحمان لکھوی (م ۱۳۱۲ھ)

(۲۴) شرح شیخ عبداللہ بن عبدالقادر مدراسی ۔ اس کا نام "الدر الثمین" ہے ۔

(۲۵) شرح شیخ وجیہہ اللہ بن محب اللہ ۔ اس کا سن تصنیف ۱۲۱۴ھ ہے ۔

(۲۶) شرح شیخ رفیع الدین محدث مرادآبادی ۔

(۲۷) ترجمہ اربعین بنام "الظفر المبین فی ترجمۃ الاربعین" ۔ مترجم کا نام معلوم نہیں ہوا ۔

(۲۸) ترجمہ اربعین اردو ۔ مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی (م ۱۳۷۹ھ)

ماخوذ از "تذکرۃ المحدثین" جلد ۲ ، مولانا ضیاء الدین اصلاحی ، اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں ، مولانا حکیم سید عبدالحی ، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ۔ مولانا ابو یحییٰ امام خان نوشہروی (عراقی)

(جاری ہے)